حُسنِ انتقاد

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے

سید محمد ذوالکفل بخاری۔

کتابیں ہیں چمن اپنا: صفحات۔ ۲۷۲، قیمت۔ ۷۵ روپے

مصنف۔ عبدالمجید قریشی ناشر۔ ہمدرد فاؤنڈیشن پریس، کراچی

مرحوم آغا شورش کاشمیری نے اپنے جریدہ "چٹان" میں کسی بزرگ کا قول بہت مُدت، مسلسل چھاپا تھا کہ "قبر سا واعظ، تنہائی سا بے ضرر ساتھی اور کتاب سا مخلص دوست کوئی نہیں"۔ یقیناً یہ بات بہت، بہت، بہت گہری اور بہت بامعنیٰ ہے۔ مطالعے کی لت میں مُبتلا لوگوں کی زندگیوں میں "کتاب" کو بلاشبہ ایسی ہی اہمیت و حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ یوں بھی کتاب خوانی، کتاب بینی، کتاب بانی، کتاب داری، کتاب نویسی، کتاب فروشی اور کتاب چوری جیسے شعبوں اور گوشوں پر اگر تحقیقی زاویہ سے توجہ دی جائے اور کتابت، طباعت، اشاعت کے فنون کا تاریخ اور انسانی تمدن و اخلاق پر ان کے اثرات کا جائزہ مرتب کیا جائے تو واقعتہً یہ بڑے کام کا اور بڑے مزے کا موضوع ثابت ہوگا۔

زیرِ تبصرہ کتاب کے مصنف جناب عبدالمجید قریشی کام کے آدمی بھی ہیں اور مزے کے بھی! صاحب قلم صاحب تحقیق، انشاء پرداز، منفرد اور ممتاز تلخیص نگار ہیں۔ ہر وقت گوشۂ چمن، کتاب اور فراغت کی ٹوہ میں، اور ان تینوں کو یکجا کرنے کی تگ و دو میں سرگرداں رہتے ہیں۔

"کتابیں ہیں چمن اپنا" قریشی صاحب محترم کی منفرد، یادگار، زندہ اور تروتازہ کتاب ہے۔ قریشی صاحب نے اس "چمن" میں بعض ایسی نادر اور اہم کتابوں کو پھولوں کی طرح سجایا ہے۔ فی زمانہ جن کا ملنا ناممکن نہیں تو محال ضرور ہے۔ قاری اس چمن میں صدیوں کا فاصلہ لمحوں میں طے کرتا ہے اور اسکی دل افروز خوشبو سے بھرپور حظ اُٹھاتا ہے۔ یہ کتاب عبدالمجید قریشی صاحب کے مطالعہ کی وسعت کا زندۂ جاوید ثبوت ہے۔ انہوں نے اپنی اس تصنیف میں انتہائی خوبصورت انداز میں مختلف موضوعات پر مشتمل کتب کا تعارف کرایا ہے جو اُن کے تجربہ اور ندرتِ تحریر پر خود شاہد عدل ہے۔ اس کتاب کا مطالعہ علم و ادب سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے نشانِ منزل ہے۔ تعارف کتاب کیلئے میں اُنہی کے الفاظ دہرانا مناسب خیال کرتا ہوں۔ لکھتے ہیں۔۔۔

"یہ میرے اُن بارہ مضامین کا مجموعہ ہے جو ماضی قریب میں ہمارے ملک کے بعض مقتدر رسائل میں شائع ہوئے اور پسندیدگی کی نظر سے دیکھے گئے۔ اب اِن مضامین کو مناسب ترامیم اور اضافوں کے بعد اس مجموعے کی شکل میں دوبارہ پیش کیا جارہا ہے۔ جیسا کہ اِس مجموعے کے عنوان سے ظاہر ہے، ان تمام مضامین کا موضوع صرف اور صرف کتابیں ہیں جن کا مختلف حیثیتوں سے جائزہ لیا گیا ہے۔ اگرچہ یہ موضوع نسبتاً خشک ہے تاہم میں نے پوری